"عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت" ایک ایسا علمی و تحقیقی رسالہ ہے جو اسلام کے بنیادی عقیدے "ختم نبوت" کی اہمیت، حقیقت اور قادیانی فتنے کے تناظر میں اس کے تحفظ کو واضح کرتا ہے۔ یہ رسالہ عام قاری کے لیے آسان فہم مگر محققین کے لیے مستند حوالہ جات سے مزین ہے، تاکہ ہر طبقۂ فکر کے افراد ختم نبوت کی عظمت کو سمجھ سکیں اور قادیانی فتنے سے آگاہ رہیں۔

عقیدہ
ختم نبوت اور قادیانیت

جلد اول رسالہ نمبر 1

مفتی سید مبشر رضا قادری

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم و جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ


+923247448814

عقیدہ ختم نبوت تعریف، اہمیت اور تاریخی تناظر

عقیدہ ختم نبوت: اسلام کا بنیادی عقیدہ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے اصولِ ایمان میں سے ایک اٹل اور اساسی عقیدہ ہے، جس کا انکار کرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ اس عقیدے کی تعریف یہ ہے:

"حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، نہ کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے، نہ کوئی نئی آسمانی وحی مل سکتی ہے، اور نہ ہی کسی شریعتِ جدید کا امکان ہے۔"

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔

(الاحزاب:۴۰)

ترجمہ کنزالایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

امتِ مسلمہ کا اتحاد:

یہ عقیدہ تمام مسلمانوں کو ایک لڑی میں پروئے رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے تو امت کا فرض ہے کہ اس کی تردید کرے، کیونکہ یہ دین اسلام کی بنیادوں پر حملہ ہے۔

نوجوان نسل کا چیلنج:

آج کی نوجوان نسل، خاص طور پر بیرونِ ملک مقیم مسلمان، قادیانی مبلغین کے نشانے

پر ہیں۔قادیانی تنظیمیں (جیسے" احمدیہ مسلم جماعت") یورپ، امریکہ اور افریقہ میں منظم طریقے سے کام کر رہی ہیں۔ وہ "محبت، رواداری اور جدیدیت" کے دلکش نعروں کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانس لیتے ہیں۔

قادیانیت کا فتنہ:

مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۹،۱۹۰۸ء) نے خود کو" امام مہدی"، "مسیح موعود" اور پھر "نبی" قرار دیا، حالانکہ اس کے تمام دعوے قرآن و حدیث کے صریح مخالف ہیں۔

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد "تشریعی نبی" نہیں، لیکن "ظلی نبی" تھا، جو کہ ختم نبوت کے واضح انکار پر مبنی ہے۔

مرزا قادیانی کا تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ

اگرچہ مرزا قادیانی نے تشریعی نبی (یعنی ایسا نبی جس پر نئی شریعت نازل ہو) ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہوا ہے اس کی تفصیلات آپ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 436،435 پڑھ کر دیکھئے جہاں پر مرزا قادیانی اقرار کرتا ہے کہ مجھ پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس میں امر و نہی ہوتا ہے اور جس نبی کی وحی میں امر و نہی ہو وہ صاحب شریعت نبی کہلاتا ہے۔

نوجوانوں کو کیسے بچایا جائے؟

علمی آگہی: نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبوت کے دعوے کو پہچاننا سکھایا جائے۔

تاریخی حقائق: مرزا قادیانی کے متنازعہ اقوال (جیسے" میں خدا ہوں، میں نبی ہوں، میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہوں، میں امام مہدی ہوں") کو نوجوانوں کے سامنے رکھا جائے۔

قانونی اقدامات: پاکستان میں ۱۹۷۴ء کے آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے قانون کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، لیکن بیرونِ ملک یہ لوگ خود کو "مسلمان" بتا کر کام

کرتے ہیں۔

سورۃ الاحزاب (40:33) کی آیتِ ختم نبوت اور قادیانیوں کی غلط تاویلات کا علمی رد

1۔ قادیانیوں کا دعویٰ اور اس کی حقیقت

قادیانی گروہ "خاتم النبیین" کے لفظ میں تحریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"خاتم سے مراد 'مہر' ہے، یعنی حضور ﷺ نے نبوت پر مہر لگا دی، لیکن آپ کی 'برکت' سے قیامت تک نبی آتے رہیں گے۔"

وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو "ظلی نبی" یا "بروزی نبی" قرار دیتے ہیں، حالانکہ یہ اصطلاحات قرآن وحدیث میں موجود نہیں۔

2۔ لفظ "خاتم" کا صحیح مفہوم

لغوی اعتبار: عربی زبان میں "خاتم" کے دو معنی ہیں:

آخری (Last): جیسے "خاتم الانبیاء" یعنی "آخری نبی"۔

مہر (Seal): جیسے "خَتَمَ اللّٰهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ" (سورۃ البقرہ: 7) یعنی "اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی"۔

قرآنی سیاق: سورۃ الاحزاب کی آیت میں "خاتم النبیین" کا واضح مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا۔ اگر "مہر" مراد ہوتی تو پھر "نبیین" (نبیوں) پر زور نہ دیا جاتا، بلکہ یوں ہوتا: "خاتمٌ للنبوۃ" (نبوت پر مہر)۔

3۔ احادیثِ رسول ﷺ کی شہادت

حدیث: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ، "بنی

اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرے ان کی جگہ آموجود ہوتے، لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں میرے نائب ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ (صحیح بخاری:3455)۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ" خاتم النبیین" کا مطلب" آخری نبی" ہے، نہ کہ" مہر لگانے والا"۔

4۔ قادیانیوں کا فریب: "ہم بھی ختم نبوت مانتے ہیں!

وہ کہتے ہیں کہ:

" ہم ختمِ نبوت کو مانتے ہیں، لیکن 'تشریعی نبی' نہیں آئے گا، 'غیر تشریعی نبی' آسکتا ہے!"

یہ ایک دھوکہ ہے، کیونکہ:

قرآن میں کہیں بھی" تشریعی" یا" غیر تشریعی" نبی کی تقسیم نہیں۔

مرزا قادیانی نے خود کو" محدث" (وحی پانے والا) اور" مبعوث من اللہ" (اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا) کہا، جو صرف انبیاء کی صفات ہیں۔

مرزا نے اپنی کتاب" حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153،154" میں لکھا:" مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اِس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اِس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔"، جو صریحاً نبوت کا دعویٰ ہے۔

5۔ منطقی اعتراضات

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت پر" مہر" لگا دی تو پھر مرزا قادیانی جیسے جھوٹے دعویداروں کو کیسے وحی مل سکتی ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ اپنی مہر توڑ سکتا ہے؟ (نعوذ باللہ)۔

6۔ خلاصہ

خاتم النبیین = آخری نبی۔

قادیانیوں کی تاویل لفظی تحریف ہے۔

ان کا "ختم نبوت ماننے" کا دعویٰ دھوکہ ہے، کیونکہ وہ مرزا کو نبی مانتے ہیں۔

مرزا قادیانی کا "خاتم" کا مطلب "آخری" تسلیم کرنا

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں (روحانی خزائن) میں متعدد مقامات پر لفظ "خاتم" کا ترجمہ "آخری" کیا ہے، لیکن جب بات خاتم النبیین کی آتی ہے تو وہ اسی لفظ کا مطلب بدل دیتا ہے۔ اس کا یہ تضاد ثابت کرتا ہے کہ وہ اپنے مفادات کے لیے قرآن کے الفاظ میں تحریف کرتا ہے۔ ذیل میں اس کے اپنے اقوال پیش ہیں:

1۔ خاتم النبیین کا ترجمہ "ختم کرنے والا نبیوں کا"

"سورہ احزاب میں خاتم النبیین کا ترجمہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا"

(روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 431)

نوٹ: اگر خاتم کا مطلب صرف "مہر" ہوتا تو مرزا "ختم کرنے والا" کیوں کہتا؟

2۔ اپنے لیے "خاتم الاولاد" کا استعمال

"میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا (یعنی آخری اولاد)"

(روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 479)

سوال: اگر خاتم کا مطلب "مہر" ہوتا تو کیا مرزا یہ کہتا کہ میں اپنے والدین کی اولاد پر مہر ہوں، اور میرے بعد اور بھی میرے بہن بھائی پیدا ہوئے؟

3۔ قرآن کو "خاتم الکتب السماوی" کہنا

”قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے“

(روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 170)

کیا مرزا کا مطلب یہ تھا کہ قرآن ”آسمانی کتابوں پر مہر“ ہے؟ نہیں، بلکہ اس کا مطلب ہے کہ قرآن ”آخری آسمانی کتاب“ ہے۔

4۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "خاتم الانبیاء" بنانا

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جو موسیٰ کی قوم کا خاتم الانبیاء تھا“

(روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 123)

تناقض:

اگر خاتم کا مطلب ”مہر“ ہوتا تو مرزا کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء پر مہر تھے“ لیکن اس نے ”خاتم الانبیاء“ کہہ کر ثابت کیا کہ خاتم کا مطلب ”آخری“ ہے۔

5۔ اپنے آپ کو "خاتم الخلفاء" کہلوانا

”منجملہ ان کے ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے، یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے“

(روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 333)

قادیانیوں سے سوال:

کیا مرزا یہ کہہ رہا ہے کہ وہ ”خلفاء پر مہر“ ہے؟ نہیں، بلکہ وہ کہتا ہے کہ وہ ”آخری خلیفہ“ ہے؟

نتیجہ:

مرزا قادیانی جب اپنی ذات یا دوسرے معاملات میں ”خاتم“ کا لفظ استعمال کرتا ہے

تو اس کا مطلب "آخری" لیتا ہے، لیکن جب "خاتم النبیین" کی بات آتی ہے تو وہی لفظ "مہر" بن جاتا ہے۔ یہ اس کا کھلا تضاد اور من مانی تفسیر ہے۔

قادیانیوں سے سوال:

اگر مرزا نے اپنی کتابوں میں "خاتم الاولاد"، "خاتم الکتب"، "خاتم الانبیاء"، "خاتم الخلفاء" سب جگہ "خاتم = آخری" مانا ہے، تو پھر "خاتم النبیین" میں یہی معنی کیوں نہیں؟

جواب صرف ایک ہے:

مرزا نے اپنے جھوٹے دعوے کو چھپانے کے لیے قرآن کے الفاظ کے معنی بدل دیے!

مرزا قادیانی کا کھلا تضاد: ایک ہی وقت میں لعنت کا دعویٰ اور نبوت کا اعلان!

قادیانیوں کے سامنے اب صرف دو راستے ہیں:

یا تو مرزا پر لعنت کریں (کیونکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا)۔

یا پھر اپنے "نبی" کے جھوٹ کو تسلیم کریں (کیونکہ مرزا خود نبوت کا مدعی تھا)۔

مرزا کے متناقض بیانات:

1. "ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں"

"ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 2)

2. "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں"

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 447)

قادیانیوں کے لیے چیلنج:

اگر مرزا" نبوت کے مدعی پر لعنت" بھیجتا ہے، تو پھر خود اپنے آپ پر لعنت کیوں نہیں بھیجتا؟

اگر وہ" نبی اور رسول" ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، تو پھر لعنت کے مستحق کیوں نہیں؟

نتیجہ:

مرزا قادیانی کا یہ کھلا تضاد ثابت کرتا ہے کہ:

یا تو وہ جھوٹا تھا(کیونکہ اس نے ایک ہی وقت میں دو متضاد باتیں کہیں)۔

یا پھر قادیانیوں کو اس پر لعنت کرنی چاہیے(کیونکہ وہ خود نبوت کا مدعی تھا)۔

آخری فیصلہ قادیانیوں کے ہاتھ میں ہے:

اگر وہ مرزا کو سچا مانتے ہیں، تو پھر خود پر لعنت کریں(کیونکہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا)۔

اگر وہ مرزا کو جھوٹا مانتے ہیں، تو پھر قادیانیت چھوڑ دیں(کیونکہ پھر ان کا پورا عقیدہ ہی باطل ہے)۔

اب فیصلہ قادیانیوں کا ہے!

اعلان:

یہ رسالہ فری تقسیم کے لیے ہے تجارتی منفعت کے لیے نہیں ہے لہذا عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت میں اپنا حصہ ڈالنے کی غرض سے اس رسالہ کو زیادہ تعداد میں اشاعت کر کے اپنے علاقہ کے سکول و کالجز میں تقسیم کروائیں تاکہ ہماری نوجوان نسل کو اس عقیدہ کی اہمیت پتہ چلے اور قادیانی فتنہ سے بچ سکیں، اگر آپ اس کو چھپوانا چاہتے ہیں یا فری تقسیم کے لیے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے وٹس ایپ پر رابطہ کریں۔ 03247448814

خدا پر افترا کئے اور ہلاک نہ ہوئے۔ تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہوگا؟ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری۔ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی☆۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین

☆ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فُلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم ۔ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خُدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سُنے۔ منہ

یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم ۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد

کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اِس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اِس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی☆۔ اور جیسا کہ مَیں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اِس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اُن

اشتہارات جلد 2

2

ہاں یہ بات صحیح اور درست ہے کہ اگر مولوی غلام دستگیر صاحب سابق میں کاذب اور کافر و مفتری پر بمقابلہ مومن اور راستباز کے فوری عذاب نازل ہونا ضروری سمجھتے ہیں تو بہت خوب ہے۔ وہ اپنا فوری عذاب ہم پر نازل کر کے دکھلا دیں۔ ان کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ "میں تو نبوت کا مدعی نہیں کہ تا فوری عذاب نازل کروں" ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگاوے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔ اور اگر قرآنی الہامات سے کوئی کافر ہو جاتا ہے تو پہلے یہ فتویٰ کفر سید عبد القادر رضی اللہ عنہ پر لگانا چاہیئے کہ انہوں نے بھی قرآنی الہامات کا دعویٰ کیا ہے۔

ملفوظات جلد 5

۴۴۷

مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اصل میں یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہوتا۔ پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔

روحانی خزائن جلد ۲۱ — ۱۱۳ — براہین احمدیہ حصہ پنجم

مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توام پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعدہٗ میں۔ اور بایں ہمہ میں اپنے والد کیلئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا اور آدم کا حوا سے پہلے پیدا ہونا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ سلسلہ دنیا کا مبدء ہے۔ اور میرا اپنی توام ہمشیرہ سے بعد میں پیدا ہونا اس بات کی

(۱۹) اُنیسویں آیت یہ ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ [1] الجزو نمبر ۱۸ سورۃ الفرقان یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جس قدر رسول بھیجے ہیں وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں پھرتے تھے۔ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب وہ تمام نبی نہ کھانا کھاتے ہیں اور نہ بازاروں میں پھرتے ہیں اور پہلے ہم بہ نص قرآنی ثابت کر چکے ہیں کہ دنیوی حیات کے لوازم میں سے طعام کا کھانا ہے سو چونکہ وہ اب تمام نبی طعام نہیں کھاتے لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب فوت ہو چکے ہیں جن میں بوجہ کلمہ حصر مسیح بھی داخل ہے۔

(۲۰) بیسویں آیت یہ ہے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ [2] سورۃ النحل الجزو نمبر ۱۴ یعنی جو لوگ بغیر اللہ کے پرستش کئے جاتے اور پکارے جاتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ آپ پیدا شدہ ہیں۔ مر چکے ہیں زندہ بھی تو نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔ دیکھو یہ آیتیں کس قدر صراحت سے مسیح اور اُن سب انسانوں کی وفات پر دلالت کر رہی ہیں جن کو یہود اور نصاریٰ اور بعض فرقے عرب کے اپنا معبود ٹھہراتے تھے اور اُن سے دعائیں مانگتے تھے۔ اگر اب بھی آپ لوگ مسیح ابن مریم کی وفات کے قائل نہیں ہوتے تو سیدھے یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہمیں قرآن کریم کے ماننے میں کلام ہے۔ قرآن کریم کی آیتیں سن کر پھر وہیں ٹھہر نہ جانا کیا ایمانداروں کا کام ہے۔

(۲۱) اکیسویں آیت یہ ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [3] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ پس اس سے بھی بکمال وضاحت ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ دنیا میں آ نہیں سکتا۔ کیونکہ

خاتم النبیّین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اُس امام الرّسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں اُن کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور اُن میں بعض ایسے جُزئی فضائل ہیں جو اَب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ غرض ہمارا اُن تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات اور بدعات میں ہی داخل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن وحدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں

جس پر بکمال وتمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندۂ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی مَیں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنّۃ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی کہ جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنّت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہوگئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانونِ قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے منجملہ اُن کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اُن کے لئے خاتم الاولاد تھا اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہلِ کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا خدا سے براہِ راست

اپنے صحابہ کو جوامت ہیں قرار دیا۔ اور یہ نہ کہا کہ مسیح بنی اسرائیلی لڑے گا اور نزول کا لفظ محض اجلال اور اکرام کے لئے ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چونکہ اس پُر فساد زمانہ میں ایمان ثُریا پر چلا جائے گا اور تمام پیری مریدی اور شاگردی استادی اور افادہ استفادہ معرضِ زوال میں آجائے گا اِس لئے آسمان کا خدا ایک شخص کو اپنے ہاتھ سے تربیت دے کر بغیر توسط زمینی سلسلوں کے زمین پر بھیجے گا جیسے کہ بارش آسمان سے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے نازل ہوتی ہے۔

اور منجملہ دلائل قویہ قطعیہ کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو مسیح موعود اسی اُمتِ محمدیہ میں سے ہوگا قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ[1] الخ یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے جو ان کو زمین پر اُنہی خلیفوں کی مانند جو اُن سے پہلے گذر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائے گا اِس آیت میں پہلے خلیفوں سے مُراد حضرت موسیٰ کی امت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کے لئے پے در پے بھیجا تھا اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دینِ موسوی کے مجدد تھے خالی نہیں جانے دیا تھا اور قرآن شریف نے ایسے خلیفوں کا شمار کر کے ظاہر فرمایا ہے کہ وہ باراں ۱۲ ہیں اور تیرھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو موسوی شریعت کا مسیح موعود ہے۔ اور اس مماثلت کے لحاظ سے جو آیت ممدوحہ میں كَمَا کے لفظ سے مستنبط ہوتی ہے ضروری تھا کہ محمدی خلیفوں کو موسوی خلیفوں سے مشابہت و مماثلت ہو۔ سو اسی مشابہت کے ثابت اور متحقق کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بارہ موسوی خلیفوں کا ذکر فرمایا جن میں سے ہر ایک حضرت موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور تیرھواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جو موسیٰ کی قوم کا خاتم الانبیاء تھا مگر درحقیقت موسیٰ کی قوم میں سے نہیں تھا اور پھر خدا نے محمدی سلسلہ کے خلیفوں کو موسوی

دشمنوں کو ہلاک کیا یا اُن کے مقابل پر مجھے ہر ایک قسم کے انعام سے مشرف کیا اور اُن کو ذلّت کی زندگی میں ڈالا یا ذلّت کے ساتھ دنیا سے اٹھالیا۔

اور خدا نے میری تائید میں اِس قسم کے نشان بھی ظاہر کئے کہ میرے وجود سے بھی پہلے بعض صلحاء نے میرا نام لے کر میرے ظہور کی خبر دی تھی اور بعض نے میرے ظہور سے تیس ۳۰ برس پہلے میرا نام لے کر اور میرے گاؤں کا نام لے کر میرے ظہور کی خبر دی۔

اور خدا نے میرے لئے ایک یہ بھی نشان ٹھہرایا کہ پہلے تمام نبیوں نے مسیح موعود کے ظہور کے لئے جس زمانہ کی خبر دی تھی اور جو تاریخی طور پر مسیح موعود کے ظہور کے لئے مدت مقرر کی تھی خدا نے ٹھیک ٹھیک مجھے اُسی زمانہ میں پیدا کیا ☆۔

ایسا ہی اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں ۱۴ صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اور حدیث الآیاتُ بعدَ المئتین بھی اس پر دلالت کرتی تھی سو خدا نے چودھویں ۱۴ صدی کے سر پر مجھے مامور اور مخاطب فرمایا۔

خدا نے قرآن شریف میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہوں گے اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گرے گا تا اُس کو نابود

☆ حاشیہ۔ بعض ناواقف یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسیح موعود کا قرآن شریف میں کہاں ذکر ہے؟ اس کا یہ جواب ہے کہ خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ اُن کے ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے سو اس نام کے ساتھ قرآن شریف میں مسیح موعود کے بارہ میں پیشگوئی موجود ہے چنانچہ سُورۃ نور میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں میں سے آخری دنوں تک اُن کے دین کی تقویت کے لئے خلیفے پیدا کرتا رہے گا اور اُن کے ذریعہ سے خوف کے بعد امن کی صورت پیدا کردے گا۔ آخری دنوں تک خلیفوں کا پیدا ہونا اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بموجب نص صریح قرآن شریف کے اسلام کا دورِ دُنیا کے آخری دنوں تک ہے پس ماننا پڑا کہ اسلام میں بھی ایک خاتم الخلفاء ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے سلسلہ میں حضرت عیسیٰ خاتم الخلفاء تھے۔ اور یہ عجیب راز ہے کہ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ سے بموجب قول یہود کے چودھویں ۱۴ صدی میں پیدا ہوئے اسی طرح اسلام کا خاتم الخلفاء اسی مدت کے بعد مبعوث ہوا۔ منہ